



سوال

(485) مطلقہ عورت سے خاوند کالمپنے بچوں کا مطالبہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کو طلاق بتے یعنی تین شرعی طلاقیں ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے ساتھ اپنے دونوں بچے بھی لے جاتی ہے جو اس کے طلاق حینے والے خاوند کے بستر پر پیدا ہوئے تھے اب جب خاوند نے عدالت میں بچوں کا مطالبہ کیا تو عورت نے تحریراً یہ کہہ دیا کہ یہ شخص حرامی بچوں کا باپ یعنی یہ بچے اس کے نہیں ہیں کیا شریعت اس عورت کو خاوند سے ان بچوں کا خرچہ دلوانے کی یا نہیں اگر خاوند بھی اس عورت کے اعتراف کی وجہ سے یہ کہہ دے کہ چلو اگر یہ کہتی ہے کہ بچے میرے نہیں تو میں بھی دستبردار ہونا ہوں۔ اس صورت میں عورت خرچہ مانگنے کی مجاز ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں دو حدیثیں بظاہر مجھے متضاد نظر آتی ہیں۔ ایک تطبیق اور صحیح مسئلہ سے روشناس فرمادیں؟

(1) «أَوْلَادُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ النَّجْر» مشکوٰۃ۔ کتاب النکاح۔ باب اللعان

”اولاد بستر والے کے لیے اور زانی کے لیے پتھر“

(2) لعان والی حدیث وہاں یہ لفظ ہیں: «وَأَنْحَقَ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ» متفق علیہ۔ مشکوٰۃ باب اللعان۔ الفصل الاول ”اور اولاد کو ماں کے ساتھ ملایا“؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

«أَوْلَادُ لِلْفِرَاشِ» عام ہے ولد ملاعنہ کو بھی شامل ہے لیکن دوسری حدیث خاص «وَأَنْحَقَ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ» کے ساتھ اس عام کی تخصیص ہو گئی ہے اور اصول ہے «وَأَخْصُ لَإِغْرَاضِ الْعَامِ بَلْ يُعْنَى الْعَامُ عَلَى الْخَاصِّ» ”خاص عام کے معارض نہیں ہوتا بلکہ عام کی بنیاد خاص پر ہوتی ہے“ جو واقعہ آپ نے ذکر کیا ہے وہ لعان والی صورت ہے ہی نہیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج 1 ص 334



محدث فتویٰ